# جنوبی پنجاب اور نئی حکومت

محمد عبدالصبور

پاکستان کے محروم اور نظر انداز خطے جنوبی پنجاب کے لیے یہ بات باعث اعزاز ہے کہ نئی حکومت کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب کے وزیراعلیٰ دوست محمد کھوسہ اور وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی کا تعلق اسی دھرتی سے ہے۔ حالیہ انتخابات میں ملک کے دیگر حصوں کی طرح عوام الناس نے بھی جنوبی پنجاب میں بڑے بڑے برج اُلٹ دیئے اور نئی حکومت کو مثبت اور عوام دوست تبدیلیوں کے لیے واضح مینڈیٹ دیا۔ اس سلسلے میں ملک کے نظر انداز علاقے سے قومی اور صوبائی سطح پر عہدوں کا ملنا جنوبی پنجاب یا سرائیکی وسیب کے لیے نیک شگون ہے اور ہم خطے کے باسی ان تینوں صاحبان کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں PDA کی مخلوط حکومت نے اپنے قیام کے فوری بعد سودن کے ایک ایکشن پلان کا ذکر کیا ہے تاہم ملک کے محروم اور نظر انداز علاقوں کے باسی ان کے واضح اعلانات کے منتظر ہیں۔

بدقسمتی سے اگر جنوبی پنجاب کی حالت زار کو دیکھیں تو یہ افسوس ناک حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ہر حکومت خواہ وہ فوجی ہو یا جمہوری، اُس نے جنوبی پنجاب کو ہمیشہ نظر انداز کیا ہے۔ جنوبی پنجاب کا یہ خطہ ملک کی 60 فیصد سے زائد کپاس، 50 فیصد سے زائد آم اور 40 فیصد سے زائد گندم پیدا کرتا ہے اور اس کی برآمد پاکستان کی کل آمدن میں ایک اہم حصہ ہے تاہم جنوبی پنجاب کے مختلف اضلاع کی ابتر شہری سہولیات، نقل و حمل کے محدود ذرائع اور محدود آمدن اس بات کی غماز ہے کہ اس خطہ کے ساتھ استحصال قیام پاکستان سے ہی جاری ہے اور ان مسائل کو دور کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ اگر ہم یو این ڈی پی کی 2000ء کی انسانی ترقیاتی اشاریئے کی رینکنگ پر نظر [illegible] کر اضلاع بہت آگے اور جنوبی پنجاب کے اضلاع بہت پیچھے ہیں۔ اس رینکنگ میں پنجاب کے تمام اضلاع میں بالائی اور سنٹرل پنجاب کے مختلف اضلاع مثلاً جہلم پہلے، شیخوپورہ دوسرے، قصور چوتھے، راولپنڈی پانچویں اور لاہور چھٹے نمبر پر ہیں جبکہ جنوبی پنجاب کے اضلاع مظفر گڑھ اُنتیسویں، ڈیرہ غازی خان اٹھائیسویں، لودھراں چھبیسویں، ملتان چوبیسویں اور پاکپتن تیئسویں دیں نمبر پر ہیں۔ اسی طرح 1998 کی مردم شماری کے مطابق جہلم کی شرح خواندگی 68.9 فیصد، شیخوپورہ 43.9 فیصد، قصور 36 فیصد، راولپنڈی 70 فیصد اور لاہور 64 فیصد ہے جبکہ جنوبی پنجاب میں یہ شرح شرمناک حد تک کم ہے۔ یہ شرح مظفر گڑھ 28 فیصد، ڈی جی خان 30 فیصد، لودھراں 29 فیصد، ملتان 40 فیصد اور پاکپتن 34 فیصد ہے۔ مندرجہ بالا صورتحال اس خطے کی سماجی ترقی کی ابتر صورتحال کی عکاسی کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب اس خطے سے حکمرانوں کا چناؤ ہوا ہے تو یہاں کے باسیوں میں اُمید کی ایک نئی کرن پیدا ہوئی ہے۔

PATTAN

[illegible] اس خطے کے باسی اس خدشہ کا شکار بھی ہیں۔ تاریخی طور پر بڑی شخصیات اور حکمرانوں نے عموماً اپنے اضلاع، شہریوں اور خطوں کو نہ صرف نظر انداز کیا ہے بلکہ ان کو محروم رکھنے کی مجرمانہ غلطی بھی کی ہے کیونکہ استحصالی طبقات کے نمائندہ حکمرانوں کی ہمیشہ یہ روش رہی ہے کہ وہ دانستہ محروم اور پسماندہ طبقات کو تعلیم و صحت اور دیگر سماجی ترقی و سہولیات سے محروم رکھتے رہیں ہیں تاکہ غریب طبقات کے ووٹرز ان وڈیروں، جاگیرداروں، چوہدریوں اور پیروں کے ہمیشہ دست نگر رہیں اور ان سے انحراف کی کوشش نہ کریں۔

طبقاتی استحصال کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن پاکستان کے حکمرانوں کے شہروں کی ترقی کے بارے میں روزنامہ دی نیوز میں لکھے گئے سرور باری کے ایک آرٹیکل کے مطابق ضلع لاڑکانہ جس سے دو وزیراعظم اور تین وزیراعلیٰ منتخب ہوئے۔ اس ضلع کی شرح خواندگی 1998ء کی مردم شماری کے مطابق خواتین میں 13 فیصد اور مردوں میں 44 فیصد تک ہے جو کسی طور بھی ایک ترقی یافتہ شہر کی نشاندہی نہیں کرتی۔ اسی طرح اگر نئی تعلیمی سہولیات کی فراہمی کو دیکھیں تو یہ خوفناک حقیقت سامنے آتی ہے کہ لاڑکانہ ضلع میں 1981ء کی مردم شماری کے مطابق اس ضلع میں 15 ہائی سکول اور کالج تھے جبکہ 17 برس گزرنے کے بعد 1998ء کی مردم شماری کے مطابق یہ تعداد بڑھنے کی بجائے کم ہو کر 14 رہ گئی جبکہ آبادی میں کئی گنا زیادہ اضافہ ہوا۔

اسی طرح ایک دوسرے ضلع نوشہرہ فیروز جہاں سے دو وزیراعلیٰ اور ایک وزیراعظم رہے ہیں، میں خواتین کی شرح خواندگی 18 فیصد اور مردوں کی 51 فیصد ہے۔ اگر ہم اپنے خطے جنوبی پنجاب میں دیکھیں تو سابقہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن جس سے ایک صدر، تین گورنر / وزراء اعلیٰ اور متعدد وزراء رہے ہیں اور قریبی تین اہم اضلاع مثلاً راجن پور، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کی دیہی علاقوں میں 1998 کی مردم شماری کے مطابق خواتین کی شرح خواندگی صرف بالترتیب 6.3، 10.51، 11.9 فیصد کی شرمناک حد تک کم رہی ہے۔ مندرجہ بالا حقائق سے قطع نظر یہ حیران کن سچ ہے کہ تمام تر پسماندگیوں کے باوجود اس خطے کے عوام کا سیاسی اور سماجی شعور انتہائی بلند سطح پر ہے۔ اپنی اس بلوغت و سیاسی ادراک کا جن 18 فروری کے نتائج کی صورت میں اُنہوں نے حکمرانوں کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ نئی حکومت کے تحت آنے والے حکمران نہ صرف اس خطے بلکہ پاکستان کے دیگر پسماندہ علاقوں کی ترقی، غربت کے خاتمے، صحت، تعلیم، نقل و حمل اور مقامی وسائل کے اُسی جگہ استعمال اور دیگر معاملات پر عوامی رائے کی بنیاد پر بھرپور پروگرام ترتیب دیں گے کیونکہ اب 2008 میں عوام کے شعور، آگاہی اور ادراک کا جن دوبارہ بوتل میں بند نہیں کیا جا سکتا۔

(عبدالصبور پتن ترقیاتی تنظیم میں کمیونٹی بلڈنگ کوآرڈی نیٹر ہیں)

☆☆☆